Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۷ر ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۲ر نبوت ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۲ر نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ر نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے تادیر سلامت رکھے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف اور نقاہت کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے آپ چل پھر بھی نہیں سکتیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

میرے والد محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف (ابن حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ۹ر نومبر کو بائیں ٹانگ اور ہاتھ پر فالج کا خفیف حملہ ہوا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(سیدہ ناصرہ لطیف بنت صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف دار الصدر شمالی ربوہ)

جماعتی سطح پر موصول ہونے والے وعدہ جات تحریک جدید

۱۔ جماعتِ احمدیہ کراچی	۱،۵۰،۰۰۰
۲۔ " " لائلپور	۴۰،۰۰۰
۳ " " ربوہ	۵۵،۰۰۰
۴۔ " " واربرٹن (شیخوپورہ)	۳،۴۴۲

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدا کی محبت میں اس کی راہ میں مال خرچ کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی سے ڈرتا رہے

جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شاملِ حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اِس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ (آمین) کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اس کو ملتی ہے اور جس سے لاپروائی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔ جوئندہ یابندہ مثل مشہور ہے مگر جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے۔ گناہوں سے وہی پاک ہوتے ہیں جن کو یہ فکر لگی رہتی ہے۔

بہت سے آدمی اِس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اِس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔"

(البدر ۱۶ر مارچ ۱۹۰۴ء)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۵۴ ہش
۱۲ نومبر ۱۹۷۵ء

خُدائی نشانوں پر استہزاء کا انجام

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حق کی طرف رہنمائی کے لئے اپنے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک تو وہ نشانات ہیں جو ہر آن انفس و آفاق میں ظاہر ہو رہے ہیں اور اِس بات کا پتہ دے رہے ہوتے ہیں کہ اِس کائنات، اِس کے محکم و ابلغ نظام اور اس میں پائی جانے والی ہر شئے کو پیدا کرنے والا خُدا ہے اور بندوں پہ لازم ہے کہ وہ اُس کی عبادت کریں اور اُس کے احکام کی اطاعت بجالائیں۔ دوسرے وہ نشانات ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ ظاہر فرماتا ہے اور اِس طرح اُن کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کر کے انسانوں کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ ان ماموروں پہ ایمان لائیں اور ان کے ذریعہ ملنے والے احکام کو بجالاکر فلاح و نجاح کے راستہ پہ گامزن ہوں۔

اکثر لوگ اِن ہر دو قسم کے نشانوں کو جھُٹلاتے ہی نہیں بلکہ ان کا مذاق اُڑاتے اور استہزاء سے کام لیتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ آخرت پہ ایمان نہ ہونے کی وجہ سے دُنیا میں اِس درجہ منہمک ہوتے ہیں کہ وہ بھُولے سے بھی خدا کو یاد نہیں کرتے اور یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ کوئی اگلا جہان بھی ہے، جس میں اُنہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور اُسی کے مطابق اُنہیں جزاء ملے گی یا سزاء بھگتنی پڑیگی۔ جب اُنہیں ان نشانوں کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو وہ اُلٹا ان کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں اور نتیجۃً اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نشاناتِ الٰہیہ کو جھٹلانے اور ان کے بارہ میں استہزاء سے کام لینے کی اصل وجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ (الجاثیہ آیات ۳۲ تا ۳۵)

ترجمہ:- اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کا وعدہ تو سچا ہے اور آخری تباہی تو ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں تو اِس پہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں تو اس کے متعلق صرف گمان سا ہے اور ہمیں اِس پہ یقین کوئی نہیں۔ اور اُس وقت ان پہ ان کے اعمال کی خرابیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جن باتوں پر وہ ہنسا کرتے تھے وہ ان کا احاطہ کرلیں گی۔ اور ان سے کہا جائیگا کہ آج ہم نے تم کو اسی طرح بے مدد چھوڑ دیا ہے جس طرح کہ تم نے اس دن کی ملاقات کا خیال چھوڑ دیا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہوگا اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہوگا۔

وہ بے یار و مددگار چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اِس انجام کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۳۶)

ترجمہ:- یہ (بُرا انجام تمہارا) اِس لئے ہوگا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو ہنسی کا موجب بنا لیا تھا اور دُنیا کی زندگی نے تم کو دھوکا دے دیا تھا۔ پس آج نہ تو وہ اِس عذاب سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی طرف سے خدا کو راضی کرنے کی کوشش قبول کی جائے گی۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے نشانات کے بارہ میں استہزاء کا طریق اختیار کرنے کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور یوم آخرت پہ ایمان نہیں ہوتا اور دُنیوی زندگی کے عیش و آرام نے انہیں اندھا کر رکھا ہوتا ہے۔ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھ نہیں سکتے، کان رکھنے کے باوجود سُن نہیں سکتے اور عقل رکھنے کے باوجود سمجھ نہیں سکتے۔

آج بعینہٖ یہی حالت مغربی اقوام کی ہے جو مادہ پرستی اور دُنیوی عیش و آرام میں سر سے پاؤں تک ڈوبی ہوئی ہیں۔ وہ نہ اُن نشانات کو ہی خاطر میں لانے کے لئے تیار ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ انفس و آفاق میں ہر دم ظاہر فرما رہا ہے اور سائنس میں بے انداز ترقی کے باعث جن کی حقیقت روز بروز ان پہ کھُلتی چلی جا رہی ہے اور نہ صداقتِ اسلام کے اُن نشانات کو خاطر میں لانے پہ وہ آمادہ ہیں جنہیں امامِ زمانہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اِس زمانہ میں مسلسل ظاہر فرما رہا ہے اور پھر انہیں جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے ذریعہ ان نشاناتِ الٰہیہ سے برابر آگاہ کیا جا رہا ہے۔ اِس کی وجہ یہی ہے کہ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا کے تحت ان کی بے انداز مادی ترقی، نفسانی خواہشات کی پیروی اور دُنیوی عیش و آرام نے انہیں دھوکہ میں ڈالا ہوا ہے۔ ان کی اِس روش کا انجام قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کی رُو سے انتہائی ہولناک ہے اور اِس سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مہلت دی ہوئی ہے اُسکی قدر کرتے ہوئے وہ نشاناتِ الٰہیہ سے فائدہ اُٹھائیں اور اِس کائنات کے خالق و مالک اور اس کی ربوبیت کرنے والے قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا کو پہچانیں اور اُس کی ہستی پر ایمان لا کر اپنے قول اور فعل سے اِس بات کی گواہی دیں کہ:-

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الجاثیہ آیت ۳۷)

ترجمہ:- پس اللہ جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور تمام جہانوں کا ربّ ہے سب تعریف اُسی کی ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی بھی اُسی کی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

بصورت دیگر وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ کے تحت وہ گھڑی آنے والی ہے جب اِس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی آگ اُن کا ٹھکانہ ہوگی اور وہ بے یار و مددگار چھوڑ دئے جائیں گے۔ اُس وقت فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ کے تحت ان کی طرف سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی جو کوشش بھی کی جائے گی وہ قبول نہیں کی جائے گی اور وہ اُس عذاب سے بچ نہیں سکیں گے جو انہیں چاروں طرف سے آگھیرے گا۔

اُن کو اِس ہولناک انجام سے بچانے کی خاطر ہی اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے بموجب خود آنحضورؐ کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ مغرب میں اشاعتِ اسلام کے غیر معمولی سامان کئے ہیں۔

یہ اب اہلِ مغرب کا کام ہے کہ وہ اپنے درمیان جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مساجد کی تعمیر، تبلیغی مشنوں کے قیام اور مغربی زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کے خصوصی انتظام سے فائدہ اُٹھا کر تواتر کے ساتھ ظاہر ہونے والے نشاناتِ الٰہیہ کی قدر پہچانیں اور اپنی بے راہ روی سے باز آکر خدائے واحد کے پرستار اور اس کے اطاعت گزار بندے بنیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاکر اپنے آپ کو خدائی امان کے نیچے لائیں ورنہ بصورتِ دیگر وہ ہولناک انجام سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہینگے عقلمندی اِسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں جو مہلت اور ڈھیل دی ہوئی ہے وہ اُس سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اِس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کے لئے چہرے کا پردہ ضروری ہے

(مکرم افتخار احمد صاحب پیہ متعلم جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ)

(۲)

در منثور میں لکھا ہے :-

واخرج سعید بن منصور بن مردویہ عن عائشۃ ان امرأۃ دخلت وعلیھا خمار رقیق یشف جبینھا فاخذتہ عائشۃ فشقتہ ثم قالت الا تعلمین ما انزل اللہ فی سورۃ النور فدعت لھا خمارًا فکستھا ایاہ ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت اوڑھنی اوڑھ کر آپ کے پاس آئی مگر اوڑھنی ایسی باریک تھی کہ جس سے اس کی پیشانی صاف نظر آتی تھی اس پر حضرت عائشہؓ نے اس اوڑھنی کو لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا اے عورت! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے۔ آپ نے اس کے لئے ایک اوڑھنی منگوائی اور وہ اسے اوڑھا دی۔

اس واقعہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک چہرے کا پردہ انتہائی ضروری ہے ورنہ وہ ایک چادر پھاڑ کر دوسری چادر مہیا کرنے کی زحمت گوارا نہ کرتیں۔ سبحان اللہ اس معاملے میں حضرت عائشہؓ کس قدر غیرت رکھتی تھیں چادر کا نقصان برداشت کر لیا لیکن چہرے کا ننگا ہونا برداشت نہیں کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ دور کی مسلم عورتیں بھی ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اس زریں کردار کی پیروی کریں۔ خود بھی چہرے کا پردہ کریں اور دوسروں کو بھی کروائیں۔ ویسے تو بے شمار احادیث پردہ کو ثابت کرتی ہیں مگر یہاں صرف چند احادیث درج کی جاتی ہیں جو خاص طور پر سورۃ احزاب کی آیت یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ کا اشد ہیں اور چہرے کے پردہ کو بڑی شان کے ساتھ ثابت کرتی ہیں۔

(سنن ابوداؤد (مطبوعہ لکھنؤ مطبع اصح المطابع) جزو اول کتاب المناسک صفحہ ۲۶۱) میں ہے :-

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن محرمات مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابھا من رأسھا علی وجھھا فاذا جاوزونا کشفناہ

یعنی حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حالت احرام میں جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتی تھیں تو سوار ہمارے پاس سے گذرتے تھے جب وہ ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنے سر سے اپنی اوڑھنیوں کو گرا کر اپنے چہروں پر ڈال لیتیں اور جب وہ ہم سے گذر جاتے تو ہم چہرے کو ننگا کر دیتی تھیں۔

صحیح بخاری باب حدیث الافک میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :-

فرأی سواد انسان نائم فعرفنی حین رآنی وکان رآنی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاعہ حین عرفنی فخمرت وجھی بجلبابی واللہ ما تکلمنا بکلمۃ ولا سمعت منہ کلمۃ غیر استرجاعہ

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر کے ساتھ آگے گذر گئے میں میدان میں اکیلی سوئی ہوئی رہ گئی۔ صفوان آئے تو انہوں نے کسی سوئے ہوئے انسان کے ڈھانچے کو دیکھا اور مجھے پہچان لیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا۔ انہوں نے پردہ کے حکم سے پہلے مجھے پہچانا ہوا تھا مجھے جونہی پہچانا انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھا۔ اس سے میں بیدار ہوگئی پس میں نے اپنی چادر کے دامن کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور خدا کی قسم ہم نے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی میں نے سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے کوئی اور کلمہ اس کے منہ سے سُنا۔

اس حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اسلامی پردہ کا جو حکم نازل ہوا ہے اس سے مراد چہرہ کا پردہ بھی ہے اس لئے حضرت عائشہؓ نے غیر مرد سے اپنے منہ کو چھپایا۔ حضرت عائشہؓ کا جلباب کے لفظ کو اس موقع پر استعمال کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آیت یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ کا مطلب بھی یہی ہے۔

موطا امام مالک میں روایت ہے کہ فاطمہؓ بنت منذر کہتی ہیں :-

کنا نخمر وجوھنا ونحن محرمات

یعنی ہم حالت احرام میں اپنے چہروں کو چھپایا کرتی تھیں۔

بخاری کتاب الصلوٰۃ میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :-

لقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الفجر فیشھد معہ نساء من المومنات متلفعات فی مروطھن ثم یرجعن الی بیوتھن ما یعرفھن احد

یعنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھاتے تھے اور آپ کے ساتھ مومن عورتیں بھی نماز پڑھتی تھیں جو اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور ان کو کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح قد، چال یا جسامت سے پہچان ہوتی ہے اسی طرح چہرہ سے بھی انسان پہچانا جاتا ہے اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والی ان عورتوں کو پہچانا جا سکتا تو یہ بھی شبہ ہو سکتا تھا کہ وہ چہرے کا پردہ نہ کرتی ہوں گی۔ یہاں تو ثابت ہے کہ وہ پہچانی نہ جا سکتی تھیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ چہرہ ڈھکا ہوتا تھا اور یہی پردہ کا صحیح طریق ہے۔

بخاری میں ایک اور حدیث ہے :-

کان الفضل ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت امرأۃ من خثعم فجعل الفضل ینظر الیھا وتنظر الیہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الاخر

یعنی فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو خثعم کی ایک عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی ان کی یہ حالت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا :-

معلوم ہوتا ہے بنو خثعم سے آنے والی عورت مسلمان نہ تھی اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کو غض بصر کا حکم یاد نہ دلایا کیونکہ اگر فضل حضور کے یاد کرانے پر آنکھیں نیچی بھی کر لیتے تو بھی وہ عورت دیکھتی رہتی اسی لئے حضورؐ نے فضل کا منہ ہی دوسری طرف کر دیا۔

پس جہاں ایسی صورت ہو جائے کہ عورت نظر بھر کر دیکھنا شروع کر دے اور مرد وہاں بیٹھنے پر مجبور ہو تو مرد کو منہ دوسری طرف پھیر لینا چاہیے تا عورت کی نظر مرد پر نہ پڑے۔ سوچنا چاہیے جہاں مرد کو عورت سے پردہ کے لئے کہا گیا ہے عورت کو کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ کھلے بازار میں چلے پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

المرأۃ عورۃ مستورۃ المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان۔ (ترمذی)

یعنی: عورت کا سارا جسم ہی چھپانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اندر ہے۔ کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے کتنی واضح حدیث ہے! سارے جسم میں تو چہرہ بھی شامل ہے۔ پھر بھی اگر چہرہ ننگا رکھا جائے تو شیطان کا خطرہ برابر قائم رہتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں پورے جسم کا پردہ ضروری بتا کر شیطان سے بچنے کا ایک مؤثر طریقہ بتایا گیا ہے ویسے بھی چہرہ بدن کی تمام زینتوں میں سے زیادہ زینت رکھتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نزدیک "سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ چہرہ چھپانے کا حکم نہیں اُن سے ہم پوچھتے ہیں پھر زینت ہے کیا چیز جسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پردہ کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض طبقات کی عورتوں کے لئے منہ کو جس قدر ہو سکے چھپانے ہی کا حکم ہے قرآن کریم کی ایک آیت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ یعنی اپنے سر کے رومالوں کو کھینچ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔ خمار کسی چادر یا دوپٹے کا نام نہیں ہے بلکہ اس رومال کا نام ہے جو کام کرتے وقت عورتیں سر پر رکھ لیا کرتی ہیں پس اس کے یہ معنی نہیں کہ دوپٹے کی آنچل اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں کیونکہ خمار کی آنچل نہیں ہوتی چھوٹا ہوتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ سر سے رومال کو اتنا نیچا کریں کہ وہ سینہ تک آجاوے جس کے معنی یہ ہیں کہ سامنے سے آنے والے آدمی کو منہ نظر نہ آئے۔"

(مصباح یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

صاحب کفایہ شارح ہدایہ لکھتے ہیں:۔

فدل انه لا يباح النظر الى شيء من بدنها ولان حرمة النظر لخوف الفتنة... وعامة محاسنها في وجهها فخوف الفتنة في النظر الى وجهها اكثر منه الى سائر الاعضاء

یعنی انہوں نے استدلال کیا ہے کہ اس کے بدن میں سے کسی چیز کی طرف بھی دیکھنا جائز نہیں کیونکہ نظر کی حرمت فتنہ کے خوف کی وجہ سے ہے اور اس کی عام خوبیاں اس کے چہرے میں ہیں پس فتنہ کا خوف اس کے چہرے میں اس کے باقی بدن سے بہت زیادہ ہے۔

علامہ شبلی چہرے کے پردہ کو بہت ضروری خیال کرتے تھے چنانچہ آپ سیرت النبی حصہ اوّل مطبع معارف اعظم گڑھ طبع دوم صفحہ ۴۰۹ پر لکھتے ہیں:۔

"۵ھ اس سال کی تاریخ مذہبی میں سے سب اہم واقعات عورتوں کے متعلق متعدد احکام اخلاقی کا نزول ہے۔ اب تک مسلمان عورتیں عام جاہلانہ طریق سے چلتی پھرتی تھیں اور اس قسم کے لباس اور زیور پہنتی تھیں۔ اب حکم ہوا کہ شریف عورتیں گھر سے نکلیں تو ایک بڑی چادر اوڑھ کر گھونگٹ نکال لیا کریں جس سے منہ بھی چھپ جائے آنچل سینہ پر ڈال کر چلیں پاؤں جھنکا کر نہ چلیں پردہ کی اوٹ سے بولیں تصنع اور بناوٹ کی بولی نہ بولیں"

"چہرہ" پردہ کے ثبوت میں چند تاریخی واقعات بھی ہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ حضرت صفیہؓ کے ساتھ شام کے وقت گلی میں سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے دو آدمی آتے دکھائی دیئے۔ حضور کو کسی وجہ سے یہ شبہ پیدا ہوا کہ شاید ان آدمیوں کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ ساتھ کوئی اور ہے چنانچہ جب وہ آدمی قریب آئے تو حضورؐ نے اپنی بیوی کا چہرہ ننگا کر دیا تاکہ وہ پہچان لیں کہ یہ کوئی غیر عورت نہیں اگر منہ کھلا رکھنے کا حکم ہوتا تو اس قسم کے خطرے کا احتمال ہی نہ ہو سکتا۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ جنگ صفین میں فوج کو لڑا رہی تھیں تو ان کے ہودج کی رسیاں کو کاٹ کر نیچے گرا دیا گیا تھا تو ایک خبیث الطبع خارجی آیا اور ہودج کا پردہ اٹھا کر کہنے لگا اوہو یہ تو سرخ سفید عورت ہے اگر حضرت عائشہؓ کا چہرہ ننگا ہوتا تو وہ شخص انہیں پہلے دیکھ چکا ہوتا تو یہ اس کے لئے تعجب کی بات نہ ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کی شادی کرنا چاہی تو ایک عورت کو بھیجا کہ وہ جا کر دیکھ آئے کہ لڑکی کا رنگ کیسا ہے۔ اگر چہرے کا پردہ نہ ہوتا تو اس طریق پر رنگت معلوم کرنے کی حاجت پیش نہ آتی۔

"اسی طرح ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا ام ہانی! میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ چال دیکھ کر پہچان لیا ہے نہ یہ کہ شکل دیکھ کر کیونکہ ایسے انسان کو جو واقف ہو یہ کہنا کہ میں نے تمہاری شکل دیکھ کر پہچان لیا ہے کوئی خوبی کی بات نہیں ہے ... اس قسم کے بہت سے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ کھلے منہ عورتیں نہ پھرتی تھیں۔

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۲۸ء)

منشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب بھیروی انجینئر

۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو میرے تایا منشی عطاء الرحمٰن صاحب بھیرہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت اُن کی عمر ۷۱ برس کی تھی آپ ہمارے دادا جان اپنی والدہ اور دو بھائیوں کے ہمراہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ نوعمری میں تھے کہ دادا جان وفات پا گئے اور گھر کی ساری ذمہ داری اُن کے اوپر آن پڑی جس کو انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ سالہا سال تک وہ مقامی جماعت کے سیکرٹری مال رہے دل ہمیشہ مسجد میں ہی اٹکا رہتا تھا۔ بیماری کے آخری ایام میں جب بھی ان کو ہوش آتی تو یہی فرماتے کہ اذان ہو گئی ہے۔ میں مسجد جا رہا ہوں اور اٹھنے کی کوشش کرتے اور بعض اوقات اذان سُن کر فوراً اللہ اکبر کہہ کر سینے پر ہاتھ باندھ لیتے اور نماز پڑھنی شروع کر دیتے اور ساتھ ہی بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ان کو پانچوں نمازیں مسجد میں پڑھتے دیکھا۔ تہجد میں اکثر تلاوت کلام پاک کرتے تھے اور اس کا بڑا حصہ آپ کو حفظ تھا۔

ذکر الٰہی درود و استغفار اور قرآن و حدیث اور مسیح موعودؑ کی دعائیں ہر وقت پڑھتے رہتے تھے مسنون دعائیں ساری ہی انہیں زبانی تھیں اور بیماری کے ایام میں مسنون دعاؤں مسیح موعودؑ کے اشعار اور حضورؐ حضورؑ کے سوا ان کی زبان سے کوئی لفظ نہ نکلتا تھا

گو آپ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن قرآن و حدیث اور سلسلہ کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ ان کے پاس تھا قرآن مجید اور کتب مسیح موعودؑ کا درس بھی کئی بار مسجد میں دیا کرتے تھے تبلیغ کا ان کو خاص جنون تھا۔ نہایت سادہ اور درویش صفت شفیق اور حلیم انسان تھے۔

تایا جان کے تین لڑکے ہوئے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے ایک بیوہ اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں بڑی بیٹی امۃ الحفیظ شادی شدہ ہے۔ دوسری بیٹی نجم النساء کا نکاح ہو چکا ہے اور رخصتانہ ابھی نہیں ہوا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی بیوہ اور اولاد کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

انصار اللہ فوری توجہ فرمادیں

حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑیگا....."

وقف جدید کے ذریعہ اصلاح اور تعلیم القرآن کا بابرکت کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے زعماء انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں چندہ جات وقف جدید کے معیار وعدہ جات اور ان کی بروقت ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھیں اور اپنی مساعی کی مکمل اعداد و شمار کے ساتھ تفصیلی رپورٹیں دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو فیصد سالانہ بجٹ پورا کرنے والی مجالس انصار اللہ

ذیل میں ان مجالس انصار اللہ کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنا سالانہ بجٹ سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کے تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اپنے بجٹ کی سو فیصد ادائیگی کی جلد سے جلد کوشش فرمائیں :-

(۱) چک ۱۶۳ شتاب گڑھ - (۲) سرائے سدھو - (۳) ایبٹ آباد - (۴) چک ۹۲/۱۲-ایل - (۵) پیچہ وطنی - (۶) چک ۱۱۲ ایچھور (۷) چک ۹ گوربخش پورہ (۸) لنگے - (۹) لائلپور شہر - (۱۰) چک ۳۰۰ ج-ب (۱۱) چک ۱۲۴ ج-ب جلیانوالہ (۱۲) چک ۱۳۱ ر-ب بہار ٹمک - (۱۳) چک ۱۳۲ گ-ب جوگندر سنگھ (۱۴) چک ۹۹ ج-ب (۱۵) چک ۲۴۴ گ-ب - (۱۶) چک ۳۰۳ ر-ب مانانوالہ - (۱۷) بوڑھ (۱۸) احمد نگر (۱۹) بیچکی - (۲۰) حافظ آباد - (۲۱) وزیر آباد - (۲۲) چک ۳۳ جنوبی - (۲۳) حویلی مجوکہ - (۲۴) میانی - (۲۵) ساہووالہ - (۲۶) ملیانوالہ - (۲۷) بھاگووال - (۲۸) نارووال - (۲۹) مراڑہ - (۳۰) فضل آباد -

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو جب مومن ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اُسے آخر تک نباہتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے اور استقلال کے معنی یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ شاہراہ غلبۂ اسلام پر تیزی سے قدم اُٹھاتے ہوئے رواں دواں ہے۔ تحریک جدید کی مبارک تحریک کے ذریعہ سے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اور نئے سے نئے مشن کھولے جا رہے ہیں لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :-

"ہماری قربانیوں کی رفتار اتنی نہیں رہی جتنی کہ ہماری ضرورتوں کے بڑھنے کی رفتار رہی ہے"

اس لئے ضرورت ہے کہ مخلصین جماعت جن کی آمدنیوں میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی اضافہ فرمایا ہے اس قربانی میں بیش از پیش حصہ لیں۔

تمام انصار اللہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ زعماء کرام براہ کرم اس سلسلہ میں اپنی رپورٹیں معین اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور خدمات دینیہ بجا لانے کی پہلے سے بڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔ آمین (قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ نومبر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سناتن دھرم" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام اپنے اپنے خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے اس موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے نام ۳۰؍نومبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ یہ بات ضرور لکھیں کہ کام کرنے والی ممبر کی عمر کتنی ہے؟ تعلیم کیا ہے؟ اسی طرح یہ بھی وضاحت کریں کہ قیامگاہ مستورات میں کھانا کھلانے پر ڈیوٹی ادا کرنی ہے یا جلسہ گاہ میں؟

کھانا کھلانے کی ڈیوٹی والی ممبرات کو جلسہ سالانہ سے دو دن پہلے حاضری دینی ہوگی۔ وہ کارکنات خاص طور پر اپنے نام بھجوائیں جنہوں نے گزشتہ سالوں میں بھی ڈیوٹی دی تھی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

گھر سے تو کچھ نہ لائے

مال و دولت خدا تعالیٰ کی عنایت ہے۔ اس میں سے حسب حیثیت اپنے پیارے رب کی راہ میں خرچ کرنا عین سعادت ہے۔ "وقف جدید" غلبۂ اسلام کے الٰہی منصوبے کی ایک اہم تحریک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ وقف جدید کا سال رواں آخر دسمبر تک اختتام پذیر ہو رہا ہے اس لئے ابھی سے چندہ وقف جدید کی ادائیگی کا اہتمام فرمایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیق بخشے اور اپنے بیش از پیش دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

وقف عارضی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ :-

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ خود اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔" (الفضل ۲۷؍اگست ۱۹۶۹ء صفحہ ۵)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی یہ تحریک سب احباب کے لئے ہے سب احباب کو اس میں شمولیت کرنی ضروری ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

درخواست ہائے دعا

۱- میری ہمشیرہ (بیگم شیخ سعید احمد صاحب ایس-ڈی-او-لاہور) جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دوستوں سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطیف اے۔ اکمل۔ مینیجر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ربوہ)

۲- میرے والد محترم مکرم شریف احمد صاحب آف چنیوٹ ایک قتل کے مقدمہ میں ملوث ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت بری فرمائے۔

(نصیر احمد جاوید - دارالرحمت شرقی ربوہ)

۳- میرے والد مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں ۲۳؍اکتوبر سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے۔ آمین

(سید طاہر محمود متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۴- میرا بھتیجا عزیزم سید ظہور احمد شاہ راولپنڈی میں عرصہ سے بلڈ پریشر، درد گردہ و ضعف دل سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم جملہ امراض سے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ (حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۵- خاکسار کی اہلیہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(سید احمد علی - مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۶- میرا محکمانہ ترقی کا معاملہ پیش ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمود مجیب اصغر - دینہ ضلع جہلم)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا ایک روزہ اجتماع مورخہ ۱۶؍نومبر بروز اتوار صبح ۹ بجے سے چار بجے شام تک مسجد احمدیہ جہانگیر آباد شیخوپورہ شہر میں ہو رہا ہے ضلع کی تمام مجالس کے خدام سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) ربنا افرغ علینا صبرًا و ثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین۔

(۲) اللّٰھم انّا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیش کش

تحریکِ جدید کے نئے سال کے اعلان کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ پر مخلصین جماعت نے بفضلِ خدا اپنے عزیز اموال پیش کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس کی ایک قسط اشاعت پذیر ہو چکی ہے دوسری قسط بھی بغرضِ دعا ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے:-

۱- مکرم مہر محمد حیات صاحب ڈاور متصل ربوہ	۱۱۰۰-۰۰
۲ " میجر عبد القادر خان صاحب "	۱۰۱۰-۰۰
۳- " ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ٹی آئی کالج ربوہ	۱۰۰۰-۰۰
۴- " خواجہ محمد شریف صاحب گولبازار "	۱۱۰۰-۰۰
۵- " میجر نسیم احمد صاحب سیفی ابن مکرم مولوی صالح محمد صاحب "	۱۰۵۰-۰۰
۶- " خواجہ مبارک احمد، خواجہ برکات احمد صاحبان "	۱۰۰۰-۰۰
۷- " پیر معین الدین صاحب "	۱۰۰۱-۰۰
۸- " چوہدری محمد اسماعیل صاحب "	۱۰۸۰-۰۰
۹- " " خلیل احمد صاحب "	۱۰۸۰-۰۰
۱۰- " " محمد شریف صاحب "	۱۰۸۰-۰۰
۱۱- " " نذیر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع ساہیوال	۱۰۰۰-۰۰

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر الفضل کا باتصویر اور دیدہ زیب سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت اہم، قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جماعت کے اہلِ قلم اور اہلِ علم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کے لئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے وہ اپنے اشتہارات کے آرڈر جلد بھجوا دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں اُن کے لئے گنجائش نہ رہے۔ (ادارہ)

چندہ تحریک جدید سال ۴۱/۴۲ کی اسّی فیصد یا اس سے زیادہ وصولی عمل میں لانے والے اضلاع

۱- ضلع پشاور	۲- ضلع ہزارہ	۳- ضلع بنوں	۴- آزاد کشمیر
۵- ضلع بہاولپور	۶- ضلع لائل پور	۷- ضلع گوجرانوالہ	۸- ضلع سیالکوٹ
۹- ضلع رحیم یار خان	۱۰- ضلع بہاولنگر	۱۱- ضلع نواب شاہ	

ان اضلاع کے عہدیداران اور افرادِ جماعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

۷ر نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ بنت محترم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا نکاح مکرم میاں بشیر احمد صاحب آف مسقط ابن محترم میاں لال دین صاحب ساکن کالرہ کلاں ضلع گجرات کے ہمراہ بعوض ۲۱ ہزار روپیہ حق مہر محترم کیپٹن سید محمد احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعائے خاص کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں فریقوں کے لئے ہر لحاظ سے بہت کامیاب کرے اور اسے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے خیر و برکت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

میری بھتیجی عزیزہ امۃ الحی اہلیہ سردار عبد الحمید خان .... ڈیرہ غازی خان کا لڑکا ناصر محمود بعمر ایک سال ایک ماہ بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ چونکہ اُن کی باقی صرف ایک لڑکی ہی ہے اس لئے انہیں بہت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال کی صحت و تندرستی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

حکیم محمد افضل فاروق
صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف
ضلع بہاولپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴